وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ کا ہے سایہ تجھ پر
بول بالا ہے ترا ذکر ہے اُونچا تیرا

الحمدللہ کہ کتاب لاجواب نافع شیخ وشاب مفید عاقل موقظ غافل

مسمّٰی بہ

جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ

المعروف

فیصلہ مسائل

(جلد اوّل)

اضافات جدیدہ و ضمیمہ عجیبہ کے ساتھ

جس میں موجودہ زمانہ کے عام مختلف فیہ مسائل کا نہائیت محققانہ مدلّل فیصلہ کر دیا گیا ہے

مُصنّفہ

حضرت حکیم الامت مولٰنا المفتی الحاج احمد یار خاں صاحب اوجھانوی بدایونی مدظلہ

سرپرست مدرسہ غوثیہ گجرات پاکستان

باھتمام

محمد اقتدار خاں عرف مصطفٰے میاں

ناشر:۔ مفتی اقتدار احمد خان مالک نعیمی کتب خانہ گجرات

آدم وحوا کی بعض اولاد نے شرک شروع کر دیا (دیکھو روح البیان ومدارک وغیرہ) اسی لیئے آگے جمع کا صیغہ ارشاد ہوا۔ فَتَعَالَى اللهُ عَمَّا يُشْرِكُونَ اگر یہ فعل حضرت آدم وحوا کا ہوتا تو يُشْرِكَانِ تثنیہ کا صیغہ ارشاد ہوتا نیز ایک معمولی سی خطا یعنی گندم کھا لینے پر عتاب ہو گیا تھا تو چاہیئے تھا کہ شرک کرنے پر بڑا سخت عذاب ہوتا لیکن بالکل نہ ہوا حاکم کی یہ روایت بالکل معتبر نہیں کیونکہ وہ خبر واحد ہے اور عصمت پیغمبر یقینی وقطعی۔

اعتراض ۳: رب تعالیٰ فرماتا ہے فَعَصٰى اٰدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰى آدم علیہ السلام نے رب کی نافرمانی کی پس گمراہ ہو گئے اس سے آدم علیہ السلام کا گناہ اور گمراہی دونوں معلوم ہوئے۔

جواب: یہاں مجازاً خطا کو عصیان فرمایا گیا اور غوٰی کے معنی گمراہی نہیں بلکہ مقصود نہ پانا ہیں یعنی حیات دائمی کے لیئے گندم کھایا تھا وہ ان کو حاصل نہ ہوئی۔ بلکہ گندم سے بجائے نفع کے نقصان ہوا یعنی اپنے مقصد کی طرف راہ نہ پائی۔ دیکھو روح البیان یہ ہی آیت، جب رب نے اُن کے بھول جانیکا بار بار اعلان فرمایا تو غلطی سے گناہ ثابت کرنا کلام اللہ میں تعارض پیدا کرنا ہے۔

اعتراض ۴: ابراہیم علیہ السلام نے چاند سورج بلکہ تاروں کو اپنا خدا مانا کہ فرمایا هٰذَا رَبِّيْ اور یہ صریحی شرک ہے معلوم ہوا کہ آپ نے پہلے شرک کیا پھر توبہ کی۔

جواب: اس کا جواب مقدمہ میں گزرا کہ ابراہیم علیہ السلام نے اپنی قوم سے بطریق سوال فرمایا کہ کیا یہ میرا رب ہے پھر خود ہی اس کا جواب مع دلیل بھی ارشاد کیا کہ لَآ اُحِبُّ الْاٰفِلِيْنَ کیونکہ اس سے پہلے ارشاد ہوا وَكَذٰلِكَ نُرِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلِيَكُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِيْنَ پھر ستارے دیکھنے کا واقعہ بیان ہوا اور بعد میں فرمایا وَتِلْكَ حُجَّتُنَآ اٰتَيْنٰهَآ اِبْرٰهِيْمَ عَلٰى قَوْمِهٖ اس ترتیب سے معلوم ہوا کہ ملکوت عالم دیکھنے کے بعد ستاروں کا واقعہ ہوا اور رب نے اس کلام کی تعریف فرمائی۔ اگر یہ بات شرک تھی تو تعریف فرمانا کیسا؟ پھر تو سخت عتاب ہونا چاہیئے تھا۔

اعتراض ۵: ابراہیم علیہ السلام نے تین بار جھوٹ بولا کہ آپ تندرست تھے مگر قوم سے فرمایا اِنِّيْ سَقِيْمٌ (قرآن) میں بیمار ہوں خود بتوں کو توڑا مگر قوم کے پوچھنے پر فرمایا بَلْ فَعَلَهٗ كَبِيْرُهُمْ هٰذَا اس بڑے بت نے یہ کام کیا اپنی بیوی حضرت سارہ کو فرمایا هٰذِهٖ اُخْتِيْ یہ میری بہن ہیں اور یقیناً جھوٹ بولنا گناہ ہے معلوم ہوا کہ آپ معصوم نہیں۔

جواب: اس کے چند جواب ہیں ایک یہ کہ بحالت مجبوری جبکہ جان کا خطرہ ہو تو جھوٹ گناہ نہیں

دنوں بعد تو سارے ہی قبطی غرق کر دیئے گئے۔ رہا اس فعل کو عمل شیطان فرمانا۔ یہ آپ کی انتہائی کسر نفسی اور عاجزی کا اظہار ہے کہ خلافِ اولیٰ کام کو بھی اپنی خطا سمجھا یعنی یہ کام وقت سے پہلے ہو گیا جب قبطیوں کی ہلاکت کا وقت آتا تو یہ بھی ہلاک ہوتا فَغَفَرَ لَهُ اور ظَلَمْتُ نَفْسِي سے دھوکا نہ کھاؤ کہ یہ الفاظ خطا پر بھی بولے جاتے ہیں یا لہٰذا سے قبطی کا ظلم مراد ہے یعنی یہ ظلم شیطانی کام ہے۔

اعتراض ۹:۔ رب تعالیٰ نے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا وَوَجَدَكَ ضَالًّا فَهَدَىٰ معلوم ہوا کہ آپ بھی پہلے گمراہ تھے بعد کو ہدایت ملی۔

جواب:۔ یہاں جو کوئی ضال کے معنی گمراہ کرے وہ خود گمراہ ہے۔ رب تعالیٰ فرماتا ہے۔ مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوَىٰ ؕ تمہارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم نہ کبھی گمراہ ہوئے نہ بہکے یہاں ضال کے معنی وارفتہ محبت الہٰی ہیں اور ہدایت سے مراد درجہ سلوک ہے یعنی رب نے آپ کو اپنی محبت میں سرشار اور وارفتہ پایا تو آپ کو سلوک عطا فرمایا۔ برادرانِ یوسف علیہ السلام نے یعقوب علیہ السلام سے عرض کیا تھا اِنَّكَ لَفِي ضَلَالِكَ الْقَدِيمِ۔ یا اِنَّكَ لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ یہاں ضَلّ بمعنی وارفتگی محبت ہیں۔ شیخ عبدالحق نے مدارج النبوت جلد اوّل باب پنجم میں فرمایا کہ عربی میں ضال وہ اونچا درخت ہے جس سے گمے ہوئے لوگ ہدایت پائیں یعنی اے محبوب ہدایت دینے والا بلند و بالا درخت رب نے تمہیں کو پایا کہ جو عرش فرش ہر جگہ سے نظر آئے لہٰذا تمہارے ذریعہ خلقت کو ہدایت دے وہی یعنی ھدیٰ کا مفعول عام لوگ ہیں نہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور بھی اس کے بہت سے معنی کیے گئے ہیں۔

اعتراض ۱۰:۔ رب فرماتا ہے لِيَغْفِرَ لَكَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِن ذَنبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ یعنی تاکہ رب تعالیٰ تمہارے اگلے پچھلے گناہ معاف کرے۔ معلوم ہوا کہ آپ گنہگار تھے۔ حضور علیہ السلام بھی ہمیشہ اپنے لیئے دعائے مغفرت کرتے تھے اگر گنہگار نہ تھے تو استغفار کیسی؟

جواب:۔ اس کے چند جواب ہیں ایک یہ کہ مغفرت سے مراد عصمت اور حفاظت ہے مطلب یہ ہے کہ اللہ آپ کو ہمیشہ گناہوں سے محفوظ رکھے۔ روح البیان اَلْمُرَادُ بِالْمَغْفِرَةِ الْحِفْظُ وَالْعِصْمَةُ اَزَلًا وَّاَبَدًا۔ فَيَكُوْنُ الْمَعْنٰى يَسْتَحْفِظُكَ وَيَعْصِمُكَ مِنَ الذَّنْبِ الْمُتَقَدِّمِ وَالْمُتَاَخِّرِ دوسرے یہ کہ ذنب سے نبوت سے پہلے کی خطائیں مراد ہیں۔[1] تیسرے یہ کہ ذنبک میں ایک مضاف پوشیدہ ہے یعنی آپ کی اُمت کے گناہ جیسا کہ لک فرمانے سے معلوم ہوا۔ یعنی تمہاری وجہ سے تمہاری اُمت کے گناہ معاف کرے اگر آپ کے گناہ

[1] مگر یہ بالکل ہی غلط توجیہ ہے

الحمد للہ کہ کتاب لاجواب نافع شیخ و شاب مفید عاقل موقظ غافل

المسمّٰی بہ

جاء الحق و زھق الباطل

المعروف بہ

فیصلہ مسائل

حصہ دوم

جس میں موجودہ زمانہ کے غیر مقلد وہابیوں کے متعلق عام مختلف فیہ مسائل کا نہایت مدلل فیصلہ کر دیا گیا ہے۔

مصنفہ

حضرت حکیم الامت مفتی اعظم مولانا الحاج مفتی احمد یار خان صاحب نعیمی اشرفی بدایونی گجرات

ناشر

مفتی اقتدار احمد خان مالک نعیمی کتبخانہ گجرات

کاتب محمد یوسف گوندلوی گوندلانوالہ ڈاکخانہ خاص تحصیل و ضلع گوجرانوالہ

عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَ یَدَہُ الْیُمْنٰی عَلٰی یَدِہِ الْیُسْرٰی عَلٰی صَدْرِہٖ	نماز پڑھی۔ پس آپ نے اپنا داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر اپنے سینہ پر رکھا۔

اور مولانا موصوف نے زبانی یہ ارشاد کہا بھیجا کہ تفسیر قادری اردو میں بھی لکھا ہے کہ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ کے معنی یہ ہیں کہ آپ اپنے رب کے لیے نماز پڑھیں اور نحر یعنی سینے پر نماز میں ہاتھ رکھیں۔

یہ جواب دیکھ کر اور سن کر ہماری حیرت کی انتہا نہ رہی ہمیں صرف یہ افسوس ہے کہ یہ اکابر ہم سے ہر مسئلہ میں مسلم بخاری کی حدیث کا مطالبہ فرماتے ہیں اور صحاح ستہ سے باہر نہیں نکلنے دیتے اور جب اپنی باری آتی ہے تو ایسی روایت پر قناعت فرماتے ہیں۔ جس کا سر نہ پاؤں نہ کوئی اس کی سند نہ کسی مستند کتاب کا حوالہ حافظ الٰہی بخش نے ہمیں بتایا کہ بلوغ المرام کوئی تیس چالیس ورق کا رسالہ ہے۔ جس میں سے یہ حدیث مولوی صاحب نے نقل فرمادی۔ اگر کسی مسئلہ پر ہم ایسے رسالہ سے کوئی حدیث نقل کرتے تو قیامت آجاتی بخاری مسلم کا مطالبہ ہوتا۔

اوّل تو پتہ نہیں کہ یہ حدیث موضوع ہے۔ ضعیف ہے یا کیسی ہے۔ اگر مان لو کہ حدیث صحیح ہے تو حدیث میں بھی ذکر نہیں کہ حضور نے نماز میں سینے پر ہاتھ رکھا بلکہ فوضع کی ف عاطفہ تعقیبیہ سے ظاہر معلوم ہوتا ہے کہ نماز کے بعد کسی حاجت سے سینہ مبارک پر ہاتھ رکھے۔ رب فرماتا ہے۔

وَاِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا　|　جب تم کھانا کھاؤ تو چلے جاؤ۔

اس کا مطلب یہ نہیں کہ کھانے کے دوران میں روٹی ہاتھ میں لئے چلے جاؤ۔ اس صورت میں یہ حدیث ہماری پیش کردہ احادیث کے خلاف نہ ہوگی۔ پھر اس حدیث میں اس کا طریقہ مذکور نہ ہوا کہ آیا عورتوں کی طرح سینے پر ہاتھ رکھے یا پہلوانوں کی طرح لہٰذا حدیث مجمل ہے۔ قابل عمل نہیں آیت کریمہ کے متعلق صرف یہ گزارش ہے۔ کہ وَانْحَرْ کے یہ اچھوتے معنی نہ کسی مرفوع صحیح حدیث میں آئے نہ جمہور مفسرین نے بیان فرمائے۔ سب یہ ہی معنی کرتے ہیں کہ رب تعالٰے کے لئے نماز پڑھو اور قربانی کرو اور حوالہ کیسی بڑی معتبر تفسیر کا دیا۔ تفسیر قادری اردو جل جلالہ، اگر بالفرض

⑧ تحریف شدہ آیت

بریلوی رضاخانی مولوی ابوالاعجاز محمد ادریس شاکر ایم اے۔ بی ایڈ لکھتا ہے:

"دوسرے پارہ میں اللہ رب العزت فرماتے ہیں وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّ هُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ۝ اور تمہارا معبود ایک معبود ہے اور بڑا رحیم وکریم ہے۔"

(گنجینۂ سہروردی ص ۱۱)

اصل آیت

وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ج لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ۝

(پ۲ رکوع: ۳، سورۃ البقرۃ آیت: ۱۶۳)

اس آیت میں لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ کو حذف کر کے اپنی طرف سے وَهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ لکھ دیا ہے۔

⑨ تحریف شدہ آیت

مشہور بریلوی رضاخانی مفتی احمد یار خاں صاحب نعیمی لکھتے ہیں کہ:

"رب فرماتا ہے قُلْ لَوْ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ وَلَدٌ فَاَنَا اَوَّلُ الْعٰبِدِيْنَ ۝ اگر رب کے بیٹا ہوتا تو اس کا پہلا پجاری میں ہوتا۔" (جاء الحق حصہ اول ص ۴۴۲)

اصل آیت

قُلْ اِنْ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ وَلَدٌ فَاَنَا اَوَّلُ الْعٰبِدِيْنَ ۝

(پ۲۵ رکوع ۱۳: سورہ زخرف آیت: ۸۱)

⑩ تحریف شدہ آیت

مفتی صاحب لکھتے ہیں کہ:

"رب تعالیٰ فرماتا ہے فَعَصٰٓی اٰدَمُ رَبَّہٗ فَغَوٰی آدم علیہ السلام نے رب کی نافرمانی کی پس گمراہ ہو گئے۔" (جاء الحق حصہ اوّل ص ۴۳۶)

اصل آیت

وَعَصٰٓی اٰدَمُ رَبَّہٗ فَغَوٰی ۝ (پ ۱۶ رکوع ۱۶: طٰہٰ آیت ۱۲۱)

(۱۱) تحریف شدہ آیت

مفتی صاحب لکھتے ہیں کہ:

"رب فرماتا ہے وَاِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا جب تم کھانا کھاؤ تو چلے جاؤ۔" (جاء الحق حصہ دوم ص ۱۹)

اصل آیت

فَاِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا۔ الایۃ (پ ۲۲ رکوع ۴: الاحزاب: ۵۳)

(۱۲) تحریف شدہ آیت

مفتی صاحب لکھتے ہیں کہ:

"برادران یوسف علیہ السلام نے یعقوب علیہ السلام سے عرض کیا تھا اِنَّکَ فِیْ ضَلَالِکَ الْقَدِیْمِ یا اِنَّکَ لَفِیْ ضَلَالٍ مُّبِیْنٍ ۝ (جاء الحق حصہ اوّل ص ۴۴۱)

اصل آیت

...... اِنَّ اَبَانَا لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۝ (پ ۱۲ ع ۲ یوسف آیت ۸)

(۱۳) تقدیم و تاخیر الفاظ

مفتی صاحب لکھتے ہیں:

"یَھْدِیْ بِہٖ کَثِیْرًا وَّیُضِلُّ بِہٖ کَثِیْرًا۔ اللہ تعالیٰ قرآن کے ذریعہ

بہت کو ہدایت دیتا ہے اور بہت کو گمراہ کر دیتا ہے (جاء الحق حصہ دوم ص ۲۶۷)

اصل آیت

یُضِلُّ بِہٖ کَثِیْرًا وَّیَھْدِیْ بِہٖ کَثِیْرًا۔ (پ۱ رکوع ۳: البقرۃ آیت ۲۶)

(۱۴) خود ساختہ آیت

مفتی صاحب لکھتے ہیں:

"قرآن کریم فرماتا ہے وَکَثِیْرٌ مِّنْھُمْ عَلَی الْھُدٰی۔ وَکَثِیْرٌ حَقَّ عَلَیْھِمُ الضَّلَالَۃُ۔ اون میں سے بہت ہدایت پر ہیں اور بہت پر گمراہی ثابت ہو گئی۔" (جاء الحق حصہ دوم ص ۳۹)

(۱۵) تحریف شدہ آیت

مشہور بریلوی رضاخانی مولوی ضیاء اللہ صاحب قادری لکھتے ہیں:

" اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ لَعَنَھُمُ اللّٰہُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَلَھُمْ عَذَابٌ مُّھِیْنٌ ۝ (پ ۲۲ ع ۴)

"بے شک جو ایذا دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کو اُن پہ اللہ کی لعنت ہے دُنیا اور آخرت میں۔ اور اللہ نے ان کے لیے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔"

(وہابی مذہب کی حقیقت مع ضمیمہ وہابیت اور مرزائیت ص ۱۷۰ ایڈیشن چہارم وہابیت اور مرزائیت ص ۲۶ ایڈیشن دوم، وہابی مذہب کی حقیقت ص ایڈیشن دوم)

اصل آیت

اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ لَعَنَھُمُ اللّٰہُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَاَعَدَّ لَھُمْ عَذَابًا مُّھِیْنًا ۝ (سورۃ الاحزاب: ۵۷ پ ۲۲ ع ۴)